42521 ـ غير شرعی قوانين نافذ كرنے والی حكومت ميں وكالت كا پيشہ اختيار كرنے كا حكم

سوال

كيا ميرے ليے ايسے ملك ميں وكالت كا پيشہ اختيار كرنا جائز ہے جہاں غير اسلامی قوانين نافذ ہوں؟
اور كيا ميری آمدن حلال ہو گی يا حرام ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

وضعی قوانين نافذ كرنے والے ملك ميں كسی بھی مقدمہ ميں دوسرے شخص كی جانب سے وكالت كرنے والے شخص كو شريعت اسلاميہ كے بخلاف عرف عام ميں وكيل كا نام ديا جاتا ہے، تو ہر وہ معاملہ جس ميں جان بوجھ كر باطل كا دفاع كيا جائے اور اس كے دفاع ميں وضعی قوانين كو دليل بنايا جائے تو اسے حلال سمجھنے كی صورت ميں وہ شخص كافر ہو گا، يا پھر وہ باطل كار اور بے پرواہ ہے جسے لوگوں كے بنائے ہوئے وضعی قوانين كا كتاب و سنت كے مخالف ہونے كی پرواہ تك نہيں، اور اس پر لی جانے والی اجرت حرام ہو گی.

اور ہر وہ معاملہ جس ميں باطل كا علم ركھنے اور حرمت كا اعتقاد ركھنے كے باوجود اس كا دفاع كرے، ليكن اسے اس كا پر طمع اور لالچ نے ابھارا كہ وہ اس سے اجرت حاصل كرے تو وہ شخص گنہگار ہے، اور بہت بڑے اور كبيرہ گناہ كا مرتكب ٹھرے گا، اور اس پر حاصل كي جانے والی اجرت بھی حرام ہو گی.

ليكن اگر اس نے اپنے موكل كا كسی معاملہ ميں يہ اعتقاد ركھتے ہوئے دفاع كيا كہ وہ شرعی طور پر حقدار ہے، اور اس ميں اس نے اپنی معلومات كے مطابق شرعی دلائل كے ساتھ كوشش اور جدوجھد بھی كی، تو اسے اس كام پر اجرو ثواب حاصل ہوگا، اور وہ اپنی غلطيوں ميں معذور شمار ہو گا، اور اس كے دفاع پر اجرو ثواب كا مستحق ٹھرے گا.

اور وہ شخص جس نے اپنے كسی بھائی كے حق كا واقعتا دفاع كيا اور اس كا اعتقاد بھی ہو كہ يہ حق اور صحيح ہے تو اسے اس كا ثواب حاصل ہو گا، اور وہ اپنے موكل كی جانب سے طے كردہ اجرت كا بھی مستحق ہے. اھ .